تمام اعمال وعبادات میں اِخلاص وللّٰہیت کی فضیلت واہمیت

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، يَقْبَلُ مِنَ الْعَمَلِ مَا ابْتُغِيَ بِهِ وَجْهُهُ الْكَرِيمُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، فَاللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَالتَّابِعِينَ. أَمَّا بَعْدُ: فَأُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ، قَالَ سُبْحَانَهُ: (وَقَدِّمُوا لِأَنْفُسِكُمْ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ مُلَاقُوهُ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ)[1]

میرے اسلامی بھائیو! اور عزیز دوستو! رب ارحم الراحمین جلّ جلالہ کا فرمان عالیشان ہے (وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ)[2] اور انہیں اس کے سوا کوئی اور حکم نہیں دیا گیا تھا کہ وہ اللہ کی عبادت اس طرح کریں کہ عبادت وبندگی کو بالکل یکسو ہو کر صرف اسی کے لئے خالص رکھیں، اسی طرح نبی کریم صاحبِ خُلُقِ عظیم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے «إِنَّ اللَّهَ لَا يَقْبَلُ مِنَ الْعَمَلِ إِلَّا مَا كَانَ لَهُ خَالِصًا وَابْتُغِيَ بِهِ وَجْهُهُ»[3] بلاشبہ اللہ تعالیٰ بندوں کے اعمال میں سے فقط وہی عمل قبول کرتا ہے جو خالص اسی کیلئے کیا گیا ہو اور اس عمل کے ذریعے اس کی رضا وخوشنودی طلب کی گئی ہو، اس آیت اور روایت سے واضح طور پر معلوم ہوتا

(١) البقرة: ٢٢٣.
(٢) البينة: ٥.
(٣) النَّسائي: ٣١٤٠

ہے کہ اسلام میں اخلاص وللّٰہیت کی بہت زیادہ اہمیت اور فضیلت ہے اور باری تعالیٰ کی بارگاہ میں محض وہی اعمال مقبول ہوتے ہیں جن کے ذریعے مومن اپنے رب کی رضامندی چاہتا ہے اور بندے کی تمام عبادات و معاملات میں یہی اصول ہے اور اس کے جملہ حالات و کیفیات میں اخلاص کی یہی اہمیت ہے اسی لئے باری تعالیٰ نے اخلاص وللّٰہیت کا حکم دیا ہے: (قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ)[١] آپ فرمادیجئے کہ بالیقین میری نماز میری ساری عبادات اور میرا جینا مرنا سب خالص اللہ ہی کیلئے ہے اور میرے رب نے اسی کا مجھے حکم فرمایا ہے، پس مسلم بندہ جب نماز کیلئے قبلہ کی طرف اپنا رخ کرتا ہے تو وہ اپنی نماز کے ذریعے محض اپنے خالق کی رضا کا طلبگار ہوتا ہے باری تعالیٰ کا فرمان ہے (وَلِلَّهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ فَأَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللَّهِ)[٢] اور مشرق و مغرب تو اللہ ہی کیلئے ہے لہٰذا جس طرف بھی تم رخ کروگے وہیں اللہ کا رخِ (رحمت) ہے، اسی طرح ایک مخلص بندہ جب زکاۃ وصدقات ادا کرتا ہے تو وہ پوری بشاشت اور خوشدلی کے ساتھ ادا کرتا ہے اور محض رضائے الٰہی کیلئے یہ عمل کرتا ہے جیسا کہ اللہ رب العزت نے مخلصین کے بارے میں فرمایا ہے: (وَمَا آتَيْتُمْ مِنْ زَكَاةٍ تُرِيدُونَ وَجْهَ اللَّهِ فَأُولَئِكَ هُمُ الْمُضْعِفُونَ)[٣]. اور جو زکوۃ تم اللہ کی

---

(١) الأنعام :١٦٢.
(٢) البقرة: ١١٥.
(٣) الروم: ٣٩.

خوشنودی حاصل کرنے کے ارادے سے دیتے ہو (توجو لوگ بھی ایسا کرتے ہیں وہ اپنے اجر کو کئی گُنا بڑھا لیتے ہیں، یعنی یہی وہ بندے ہیں اللہ تعالیٰ جنکا ثواب کافی زیادہ بڑھا دیتا ہے اور ان کے اجر میں بہت اضافہ کردیتا ہے رسول رحمت ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے «إِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا أُجِرْتَ عَلَيْهَا»[1]. بلاشبہ اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کیلئے جو کچھ بھی تم خرچ کروگے اس پر تمہیں اجر عطا کیا جائے گا

اخلاص وللّٰہیت کا اہتمام کرنے والو! درحقیقت ایک مسلمان کی یہی شان ہوتی ہے کہ وہ ہرنیکی خالص لوجہ اللہ کرتا ہے اور ہر بھلائی محض رضائے الٰہی کیلئے انجام دیتا ہے تاکہ وہ بھی ان مخلص بندوں میں شامل ہوجائے جنکی بابت اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ نے فرمایا ہے: (إِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللَّهِ لَا نُرِيدُ مِنكُمْ جَزَاءً وَلَا شُكُورًا)[2]، ہم تو تمکو محض رضائے الٰہی کیلئے کھلاتے ہیں ہم تم سے نہ اسکا بدلہ چاہتے ہیں نہ شکریہ، حضرت ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اخلاص و اعمال میں بڑے عظیم مقام پر فائز تھے وہ اللہ کی رضا کے لئے لوگوں کے ساتھ بہت زیادہ نیکی اور بھلائی کرتے تھے پس اللہ نے انہیں بشارت عطا فرمائی اور ان کی تعریف میں یہ آیت کریمہ نازل فرمائی: (الَّذِي يُؤْتِي مَالَهُ يَتَزَكَّى * وَمَا لِأَحَدٍ عِندَهُ مِن نِّعْمَةٍ تُجْزَى * إِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْأَعْلَى * وَلَسَوْفَ يَرْضَى)[3]. (اور نار جہنم سے ایسے متقی کو محفوظ رکھا جائے گا

---

(١) متفق عليه.
(٢) الإنسان: ٩.
(٣) الليل: ١٨-٢١.

)جو کہ اپنا مال محض اس غرض سے دیتا ہے تاکہ وہ پاکیزہ ہوجائے حالانکہ اس پر کسی کا احسان نہیں تھا کہ جس کا بدلہ دیا جاتا البتہ وہ صرف اپنے رب کی خوشنودی چاہتا ہے جس کی شان سب سے بلند ہے یقین رکھو ایسا بندہ عنقریب خوش ہوجائے گا، واضح ہو کہ احسان وسلوک کے سب سے زیادہ حقدار آدمی کے بال بچے اہل وعیال اور رشتہ دار ہیں لہذا ہم سب کو اپنے بال بچوں کے ساتھ احسان وکرم کرنا چاہیے عزیز واقارب کے ساتھ صلہ رحمی کرنی چاہیے ان کی غلطیوں کو نظر انداز کردینا چاہیے اور ہر نیکی اور بھلائی میں ان کو یاد رکھنا چاہیے اور رب ارحم الراحمین کے اجر وثواب کی طلب میں ان کا تذکرہ خیر کے ساتھ کرنا چاہیے اللہ رب العزت نے فرمایا ہے

:(فَآتِ ذَا الْقُرْبَى حَقَّهُ وَالْمِسْكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ ذَلِكَ خَيْرٌ لِلَّذِينَ يُرِيدُونَ وَجْهَ اللَّهِ)[١]. پھر قرابت دار کو اس کا حق دیا کرو اور مسکین اور مسافر کو بھی یہ ان لوگوں کیلئے بہتر ہے جو اللہ کی رضا کے طالب ہیں . یا اللہ ! یارب العالمین ! جو بندے اپنے اعمال کے ذریعے محض تیری رضا وخوشنودی چاہتے ہیں ہمیں بھی ان مخلص بندوں میں شامل فرمالے تاکہ ہم بھی تیرے نزدیک کامیاب وکامران بن جائیں

أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ، فَاسْتَغْفِرُوهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ.

---

(١) الروم: ٣٨.

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَحْدَهُ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى مَنْ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَمَنْ تَبِعَ هَدْيَهُ. أُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ.

حضراتِ سامعین ورفیقانِ گرامی قدر! وہ نیک اعمال جن کے اہتمام پر اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی تعریف فرمائی ہے ان میں اللہ کی رضا کے لئے صبر کرنا اور غصے کو پی جانا بھی شامل ہے چنانچہ نبی کریم صاحبِ خُلقِ عظیم ﷺ کا ارشاد ہے: «مَا مِنْ جُرْعَةٍ أَعْظَمُ أَجْرًا عِنْدَ اللَّهِ مِنْ جُرْعَةِ غَيْظٍ كَظَمَهَا عَبْدٌ؛ ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللَّهِ»(۱)۔ کوئی بھی گھونٹ، اللہ کے نزدیک اجر وثواب میں غصے کے اس گھونٹ سے بڑھکر نہیں ہے جسے بندہ محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے پی جائے، بہرحال مؤمن اپنے تمام اعمال میں اللہ کی رضامندی کا طلبگار رہتا ہے اور اپنی ایمانی شان کی حفاظت کرتا ہے اور پاکیزہ انسانی واخلاقی اصولوں پر مضبوطی سے قائم رہتا ہے جسکی برکت سے وہ دنیا میں سعادت ومسرت کی زندگی گذارتا ہے اور جنت میں ان نعمتوں سے سرفراز ہوتا ہے جنھیں اللہ جَلَّ جَلَالُهُ نے اپنے مخلص بندوں کیلئے تیار کر رکھا ہے، آیئے دعا کریں کہ اِلٰہَ الْعٰلَمِیْن: ہمیں اخلاص وللّٰہیت عطا فرمادے ریاکاری اور دکھاوے سے بچالے اور کورونا وغیرہ سے ہم سب کی حفاظت کردے** هَذَا وَصَلُّوا وَسَلِّمُوا عَلَى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، كَمَا أَمَرَنَا رَبُّنَا سُبْحَانَهُ فَقَالَ: (إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ

(١) ابن ماجه: ٤١٨٩.

وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا)[١]. فاللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ، وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ: أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ، وَعَنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ الْأَكْرَمِينَ، وَالتَّابِعِينَ لَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ. **اللَّهُمَّ احْفَظْ دَوْلَةَ الْإِمَارَاتِ قِيَادَتَهَا وَشَعْبَهَا، وَبَرَّهَا وَبَحْرَهَا، وَأَرْضَهَا وَسَمَاءَهَا، مِنْ شَرِّ كُلِّ ذِي شَرٍّ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ، إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. اللَّهُمَّ اجْعَلْ دَوْلَةَ الْإِمَارَاتِ بَلَدًا آمِنًا مُطْمَئِنًّا، سَخَاءً رَخَاءً، وَاحْفَظْهَا بِحِفْظِكَ، وَاحْرُسْهَا بِرِعَايَتِكَ، وَأَدِمِ الِاسْتِقْرَارَ عَلَيْهَا. اللَّهُمَّ وَفِّقْ رَئِيسَ الدَّوْلَةِ الشَّيْخَ خَلِيفَةَ بْنَ زَايِدٍ وَنَائِبَهُ وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ، وَإِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ؛ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ. اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشَّيْخَ زَايِدٍ وَالشَّيْخَ مَكْتُوم، وَشُيُوخَ الْإِمَارَاتِ الَّذِينَ انْتَقَلُوا إِلَى رَحْمَتِكَ، وَأَدْخِلْهُمْ بِفَضْلِكَ فَسِيحَ جَنَّاتِكَ. وَارْحَمْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ وَأَجْزِلْ مَثُوبَتَهُمْ، وَارْفَعْ فِي الْجَنَّةِ دَرَجَتَهُمْ، وَشَفِّعْهُمْ فِي أَهْلِهِمْ.**

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ: الْأَحْيَاءَ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتَ.

اللَّهُمَّ يَا سَمِيعَ الدُّعَاءِ، ارْفَعْ عَنَّا الْوَبَاءَ، وَادْفَعْ عَنَّا الْبَلَاءَ، وَعَافِنَا مِنْ كُلِّ دَاءٍ، وَامْنُنْ عَلَى جَمِيعِ الْمَرْضَى بِالشِّفَاءِ، وَاحْفَظْ أُسَرَنَا وَمُجْتَمَعَنَا، وَأَدِمِ الْعَافِيَةَ عَلَيْنَا، وَعَلَى سُكَّانِ الْعَالَمِ مِنْ حَوْلِنَا. اللَّهُمَّ اسْقِنَا الْغَيْثَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْقَانِطِينَ، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا. اللَّهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُغِيثًا بِفَضْلِكَ وَكَرَمِكَ يَا أَكْرَمَ الْأَكْرَمِينَ، يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ.

عِبَادَ اللَّهِ: اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ؛ يَذْكُرْكُمْ، وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.

---

(١) الأحزاب: ٥٦.